رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سیرتِ سیدنا زُبیر بن عوام

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں
ہونے والا سنتوں بھرا بیان

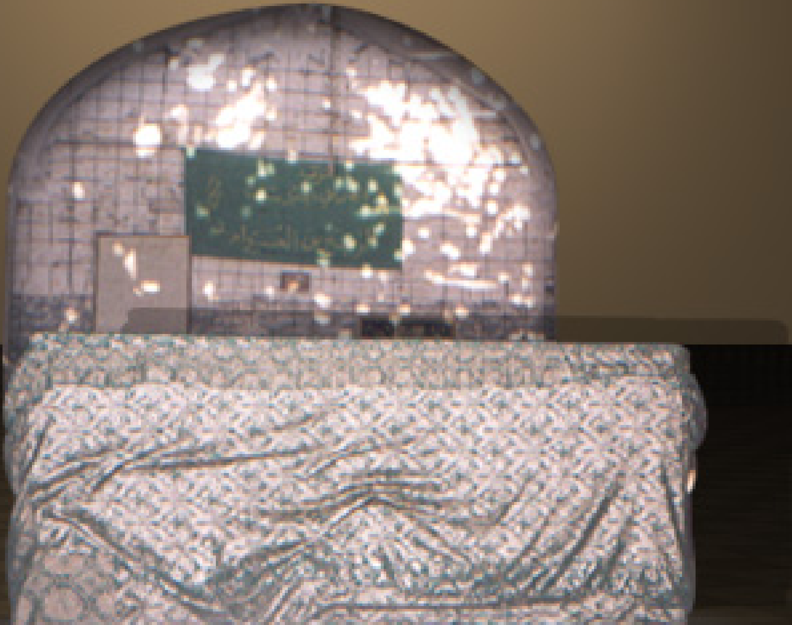

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

درودِ پاک کی فضیلت

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف جلد 23 صَفْحَہ 122 پر نقل فرماتے ہیں: حَضْرتِ اَبُو المَواہِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا کہ: قیامت کے دن تم ایک لاکھ بندوں کی شَفاعت کروگے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں کیسے اس قابل ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ پر دُرود پڑھ کر اس کا ثواب مجھے نذر کر دیتے ہو۔ (الطبقات الکبری للشعرانی ص ۱۰۱)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفُور

بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً'' [2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِخْلَاص کی گواہی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 72 صفحات پر مشتمل رسالے ''حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ'' کے صفحہ 54 پر ہے: حَضْرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیتِ مُبارَکہ

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ(۲۰۷)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ۲، البقرہ:۲۰۷)

کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ آیتِ مُبارَکہ حَضْرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حَق میں نازِل ہوئی۔ (اس کا پَسِ مَنظر کچھ یُوں ہے کہ) جب اَہلِ مکہ حَضْرتِ (سیِّدُنا) خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

---

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

عَنۡہُ کو تختۂ دار پر لٹکانے کے لیے نکلے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اُن سے فرمایا: ”مجھے دو رَکعت نماز کی مُہلت دے دو۔“ مُہلت ملنے پر اِنتہائی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے نماز ادا کی، سَلام پھیرنے کے بعد اِرشاد فرمایا: ”میرا دل چاہتا تھا کہ زِندگی کی آخری نماز کو مزید طَویل کردوں، لیکن اس لیے جلد خَتم کر دی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ مَوت کے ڈر سے طَوالَت سے کام لے رہا ہے۔“ پھر اُن سے فرمایا: میرا خاتِمہ اِسلام پر ہو رہا ہے، مجھے اب کوئی پَرواہ نہیں کہ میں کس سَمت دار پر لٹکایا جاؤں ، کیونکہ جس پہلُو پر بھی میری جان جانِ آفریں کے سِپُرد ہو گی، اس کا شُمار خُدائے وَحدَہٗ لَاشَرِیک کے ماننے والوں میں ہی ہو گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے بے قَرار ہو کر عرض کی: ”اے میرے مولیٰ! تُو جانتا ہے کہ یہاں میرا کوئی رَفیق نہیں، جو تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک میرا سلام پہنچا سکے، پس تُو خُود ہی میرا سلام پہنچا دینا۔“ اسی دَوران دُشمنوں نے نیزوں کے پے دَرپے وار کر کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو شہید کر دیا۔ اُدھر عاشِق کی سچی تڑپ کام آئی اور سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ان کی حالتِ زار کی خَبر ہو گئی اور یہ کیوں نہ ہو کہ

فَریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خَیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ”جو کوئی خُبَیب کا جَسدِ خاکی سُولی سے اُتار کر لائے گا، اُس کے لیے جَنَّت ہے۔“ حضْرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دلِ بے قرار کی اس پُکار پر فوراً ”لَبَّیْك“ کہتے ہوئے عرض کی: ”یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اور میرے ساتھی حضْرتِ مِقْداد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اس سَعادَت کے لیے حاضِر ہیں۔ جب مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ دونوں سَفیر دن رات سفر کرتے ہوئے اُس مَقام پر

www.dawateislami.net

پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اہلِ مکہ نے تختۂ دار کے گرد چالیس (40) نیام بردار پہرے دار کھڑے کر رکھے تھے اور حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جَسَدِ عالی چالیس (40) دن گُزرنے کے بعد بھی بالکل تَروتازہ تھا۔

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَہَن میلا نہیں ہوتا

غُلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بڑی ہوشیاری سے عاشِقِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاشۂ مبارک کو گھوڑے پر رکھا اور چل پڑے، مگر اسی اَثْنا میں ستّر (70) دُشمنوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر لیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیسے ہی مجبوراً جَسدِ خاکی کو زمین پر رکھا، تو عاشق کے فِراق میں پہلے سے بے تاب زمین نے لاش کو ہمیشہ کے لیے اپنی آغوش میں لے لیا، یہی وجہ ہے کہ حضرتِ خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "**بَلِیْعُ الْاَرْض**" (جنہیں زمین نگل گئی) کے لَقَب سے یاد کیا جاتا ہے۔ پھر حضرتِ زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ مکہ کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: "اے گروہِ قُریش! تمہیں ہمارے خِلاف (مُقابلے کرنے) کی جُرأت کیسے ہوئی؟ پھر اپنا عمامہ سَر سے اُتار کر فرمانے لگے: مجھے پہچانو! میں زُبَیر بن عوّام ہوں، میری والِدہ حضور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضرتِ صَفِیّہ ہیں اور میرے رفیق مِقْداد اَسْود ہیں۔ ہم دونوں اپنے شکار کو پَل بھر میں دَبوچنے والے شیر ہیں، اب تُمہاری مَرضی چاہو تو لڑ لو اور چاہو تو ہمارا راستہ چھوڑ کر واپس اپنی راہ کو پَلٹ جاؤ۔ اہلِ مکہ نے دونوں کا راستہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنے میں ہی عافِیّت جانی۔ جب یہ دونوں بارگاہِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے تو حضرتِ جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضِرِ خدمتِ اَقْدس ہو کر اِن دونوں کے حَق میں یہ بِشارتِ عُظمٰی سنائی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج تو فِرِشْتے بھی آپ کے ان دو ساتھیوں پر فَخْر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت کی:

www.dawateislami.net

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ(۲۰۷) ترجَمۂ کنز الایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے، اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(پ۲، البقرہ:۲۰۷)

(الریاض النضرۃ، الباب السادس فی ذکر مناقب الزُبَیر بن العوّام، الفصل السادس فی خصائصہ، ۲/۲۷۹، از حضرت سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص ۵۴، بغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دل، مَحَبَّتِ خُدا اور عشقِ مُصْطَفٰے سے کس قدر مامُور تھے کہ حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اہلِ مکہ سُولی دینے کے دَرپے ہیں جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سے دو رَکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگ رہے ہیں۔ ان کے جذبۂ عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر صد کروڑ مرحبا! آخری سانسیں ہیں، مگر بجائے اہل وعِیال یا مال و مَتاع کے فقط خواہش کی تو کس کی؟ صِرف دو رکعت نماز پڑھنے کی۔ نیز ہم نے اس واقعے میں حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جذبۂ اِطاعتِ رسول کو بھی مُلاحظہ کیا کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو سُولی سے اتار کر لانے والے کے لیے جنّت ہے، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فوراً "لَبَّیْك" کہا اور اپنے ساتھی حضرتِ سَیِّدُنا مِقْدَاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ عازِمِ سفر ہوئے اور باوُجُود اس کے کہ اس لاش مُبارَک کے گرد چالیس (40) دُشمن پہرہ دے رہے تھے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان دو جانبازوں نے حضرتِ سَیِّدُنا خُبَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش مُبارَک کو وہاں سے اُتار کر ہی دَم لیا۔ اے کاش! ہمیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کا کروڑواں حصّہ ہی مل جائے۔ ایک وہ تھے کہ تختۂ دار سامنے ہوتا مگر وہ موت سے نہ ڈرتے بلکہ عشقِ رسول میں اپنی جانیں قربان کر دیتے اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کا دَم بھرتے تو نظر آتے ہیں مگر سُنَّتوں پر عمل کرنے میں سُستی کرتے ہیں ، اسی طرح نماز ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، مگر ہم نمازِ فجر کے وَقْت غَفْلت کی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے صدقے سچا عاشقِ رسول بنا دے۔

حُبِّ دُنیا سے بچالو، مجھ نکمّے کو نبھالو
دل سے شیطاں کو نکالو، اپنا دیوانہ بنالو
دردِ عصیاں کو مٹانا، نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنّت پر چلانا، اپنی اُلفت میں گمانا

(وسائلِ بخشش ص614)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ مبشرہ میں سے ایک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نُبوّت سے تربِیَت پانے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا مُژدہ حاصل کرنے والوں میں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا شمار ہراول دستے (یعنی لشکر کے آگے آگے چلنے والوں) کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشَاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور اسی وجہ سے یہ تمام امّت میں سب سے افضل قرار پائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نُزولِ وَحْی کی کیفیّات اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہونے والے مُعْجِزات، انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ دِیْنِ اسلام کی راہ میں آنے والی ہر

تکلیف پر صَبْر و تحمل کا مُظاہرہ کیا اور اپنا تَن، مَن، دَھن سب راہِ خُدا میں قربان کر کے تبلیغِ اسلام کی اِشَاعت میں بھرپُور حصّہ لیا۔ ان میں کچھ ہستیاں ایسی بھی ہیں، جن کی بے شمار دینی خدمات پر انہیں دنیا ہی میں جنَّت کی نوید سنادی گئی۔ یوں تو مختلف اَوْقات میں جنَّت کی بِشَارت پانے والے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کئی ہیں، مگر دس ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُالرَّحْمٰن بن حمید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”دس آدمی جنّتی ہیں، ابُو بکر جنَّتی ہیں، عُمر جنَّتی ہیں، عُثمان، علی، زُبیر، طلحہ، عبدُ الرَّحْمٰن بن عَوف، ابُوعُبیدہ بن جَراح اور سَعد بن ابی وَقاص جنّتی ہیں۔“

حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 9 افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہوگئے، لوگوں نے کہا: ”اے ابُو الاَعْوَر! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟“ فرمایا: ”تم نے مجھے قسم دی ہے تو سُنو! دَسْواں فرد ابُوالاَعْوَر ہے۔“ (ابُو الاَعْوَر حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ہے۔) (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث:۳۷۶۹، ج۵، ص۴۱۶) اِنہی دس (10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں۔

رِفْعت و اَفْضَلِیَّت کا مُژدہ ملا	خاص عِزّ و وَجاہت کا مُژدہ ملا
رَحْمتِ کُل سے رَحمت کا مُژدہ ملا	وہ دَسوں جن کو جنَّت کا مُژدہ ملا

www.dawateislami.net

اُس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف

حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُورِ اَکْرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی حضْرتِ صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ اس لیے یہ رشتے میں شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُھوپھی زاد بھائی اور حضرتِ سَیِّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھتیجے اور اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے داماد ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص ۱۲۰)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نبیِّ پاک، صاحِبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کافی قرابتیں حاصل ہیں۔ منقول ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود اپنے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن زُبَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اِرْشاد فرمایا: اے میرے لَخْتِ جِگر! میرے اور سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان رَحْم اور قَرابت کا رشتہ ہے۔ رحْم کا اس طرح کہ میرے نکاح میں تمہاری والِدہ (سَیِّدہ اَسْماء بنتِ ابی بَکْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) ہیں اور سرورِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں تمہاری خالہ اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں اور قرابت کے رشتے کو تو تم جانتے ہی ہو، یعنی میرے والد کی پُھوپھی اُمِّ حَبِیْبہ بنْتِ اَسَد، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی) نانی ہیں اور میری والِدہ ماجِدہ (سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ بِنْتِ عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُھوپھی ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ سَیِّدہ آمِنہ بنتِ وَہْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور میری نانی ہالہ بِنْتِ اُہَیب چچازاد بہنیں ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ مُحْترمہ اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ بِنْتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

www.dawateislami.net

میری پھوپھی ہیں۔ (معجم الصحابہ، باب الزاء، الزُبَیر بن العوّام، الحدیث:۷۸۷، ج ۲، ۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس قدر نسبتیں حاصل تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟ آپ کا نام "زُبَیْر" والد کا نام "عوّام" اور کُنْیَت "ابو عَبْدُ اللہ" ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ:۲/۲۹۵)

قبولِ اسلام

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سابقین اَوَّلین میں سے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ پہلی مرتبہ حَبْشہ اور دوسری مرتبہ مدینہ مُنَوَّرہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی طرف۔ (حضرتِ سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص ۲۸، بتغیر) اِسلام لانے کی وجہ سے جہاں دیگر مُسلمانوں کو بہت سی تکالیف کا سامنا تھا وہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اہلِ مکہ کی شر انگیزیوں سے محفوظ نہ رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اسلام کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خاندان والے بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلاف ہو گئے۔ منقول ہے کہ ان کا چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا، جس سے ان کا دم گھٹنے لگتا تھا۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۱۲۲) پھر وہ ان سے کہتا کہ اپنا مذہب چھوڑ دو (تو اس تکلیف سے محفوظ رہو گے)، پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہمیشہ یہی فرمانا ہوتا "لَا اَکْفُرُ اَبَدًا" یعنی میں کبھی بھی اسلام سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ جب ان کا چچا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اسلام سے پھرنے سے مایوس ہو گیا، تو اس نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چھوڑ دیا۔ (معرفۃ الصحابہ: ۱/۱۲۱) اور ایسا ہوتا بھی کیسے کہ ہر ایک مسلمان کا یہی اعلان ہے کہ

یہ اک جان کیا ہے، اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

www.dawateislami.net

ہجرتِ حَبشہ

آخرِ کار اہلِ مکّہ کے ظُلم و سِتَم جب حد سے بڑھ گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کو حَبْشَہ کی طرف ہِجْرَت کا اِذْن دیا۔ جب اہلِ مکّہ کے ستائے ہوئے ان مُسلمانوں کا قافلہ سُوئے حَبْشَہ روانہ ہوا تو ان میں سب سے کم عُمر مُہاجِر حضْرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس موقع پر بھی بڑی ہی دِلیری کا مُظاہَرہ کیا۔ چنانچہ، اُمُّ الْمُؤمنین حضْرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں کہ حَبْشَہ ہِجْرَت کرنے والے تمام مسلمان اَمْن و آشتی سے رہ رہے تھے کہ اچانک حَبْشَہ کے ایک شخص نے حضْرتِ نَجاشی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خِلاف عَلَمِ بَغاوت بلند کر دیا، جس کا انہیں اس قدر دُکھ ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور انہیں یہ خوف دامن گیر ہوا کہ اگر وہ شخص حضْرتِ نَجاشی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غالب آ گیا تو ممکن ہے کہ مُسلمانوں کی پاسداری نہ کرے۔ چُنانچہ جب حضْرتِ نَجاشی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس باغی کی سر کُوبی کے لیے روانہ ہوئے اور دَریائے نیل کے دوسرے کنارے پر جہاں اس باغی سے آمنا سامنا ہونا مُتوقّع تھا، جا ٹھہرے، تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپس میں مَشْورہ کیا کہ دریا کی دوسری جانب جا کر کسی شخص کو وہاں کے حالات مَعْلُوم کر کے آنا چاہیے۔ چُنانچہ

حضْرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو اُس وَقْت تمام مُہاجِرِیْن میں سب سے کم عُمر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خُود کو اس خدمت کے لیے پیش کرتے ہوئے عرض کی: اس خدمت کی بجا آوری کی سَعَادَت مجھے سونپی جائے۔ تو سب ان کی کم عُمری پر مُتَعَجِّب ہوئے مگر ان کے جذبے کو سراہا اور آخر کار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِصْرار پر انہیں بھیجنے کیلئے رضا مند ہو گئے۔ حضْرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بحفاظت دریا کے دوسرے کنارے تک پہنچانے کے لیے یہ ترکیب

بنائی گئی کہ ایک مشکیزے میں ہوا بھری گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس مشکیزے کے ذریعے تیر کر آسانی سے دَریا کی دوسری طرف پہنچ گئے اور واپس اس حال میں لوٹے کہ خُوشی سے پُھولے نہ سمارہے تھے اور سب کو یہ خُوشخبری دی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حَضْرتِ نَجاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فَتْح عطا فرمائی ہے۔ یہ سُن کر سب اس قَدَر خُوش ہوئے گویا اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کم سِن مُہاجِر کی ایک خُصُوصیّت یہ بھی ہے کہ جب دوسری بار ہِجْرَت کا حکم ہوا اور مُسلمانوں نے مَکّۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا) کو خیر آباد کہہ کر مدینۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا) کی مُقَدَّس سرزمین پر قدم رکھا تو سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کوئی بھی صحابی، اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہِجْرَت نہ کرسکا بلکہ اُن کے اہلِ خانہ فرداً فرداً مدینۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا) پہنچے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حَضْرتِ سیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سِوا کسی صحابی نے اپنی والِدہ کے ساتھ ہجرت نہ کی۔

(حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام، ص:29)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن نے دینِ اسلام کی سَربُلَندی کے لیے کیسی کیسی قُربانیاں دیں؟ اپنا مال، اَولاد، کاروبار، رِشتہ دار یہاں تک کہ اپنا وَطن تک چھوڑا، صِرف اس لیے کہ دینِ اسلام کا پرچم بُلَند رہے۔ اس کے برعکس ہم ہیں کہ آج نیکی کی دعوت کے لیے تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کرپاتے۔ ایک تعداد ہے کہ جنہیں شیطان اپنے جال میں پھنسا کر طرح طرح کے وَسْوَسوں کا شکار کردیتا ہے اور وہ مَدَنی قافلوں میں سفر سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کبھی یہ وَسْوَسہ دلاتا ہے کہ آج کل سردی بہت زیادہ ہے۔ کبھی یہ کہنا کہ قافلے دیہی

www.dawateislami.net

علاقوں میں جاتے ہیں اور وہاں ضَروری سہولیات نہ ہونے کے سبب کافی مُشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم تو آسائش و سہولیات مُیسَّر ہونے کے باوُجود بھی اپنے دوستوں، بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینے سے اس لیے کتراتے ہیں کہ کہیں وہ ہم سے خفا نہ ہو جائیں اور ہمیں تلخ جملے نہ بول دیں۔ یاد رکھیے! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف ونَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا وہ اہم کام ہے کہ جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس دنیا میں تَشْرِیف لائے۔ یہاں تک کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس اہم کام کے لیے ہی اس دنیا میں تَشْرِیف لائے۔ نیکی کی دعوت دینا اور اس کے بدلے میں ملنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا، یہ دیگر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشَاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ ذرا سوچئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے اَصْحاب رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے دین کی تبلیغ کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور مُشکلات برداشت کیں۔ ہمیں تو آج ان مُشکلات کے ہزارویں حصّے کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ذرا سوچئے! سردیوں میں گرم پانی کا نہ مِلنا، مِعْیاری واش رُوم کا مُیسّر نہ ہونا، دیہی علاقوں میں جانا، وہاں اپنا کھانا خُود بنانا، بَرتَن دھونا ان کے عِلاوہ دِیگر آسائشوں کا مُہیّا نہ ہونا، یہ ایسی مُشکلات نہیں جن کی وجہ سے مدنی قافلوں میں سفر نہ کیا جائے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منْع کرنے کے اَہَم کام کو سیکھنے کیلئے ہر مہینے میں کم اَزْ کم تین (3) دن عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر کا معمول بنالیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فَضْل کی بارشیں، رَحْمتیں نِعْمتیں گر تمہیں چاہئیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص٦٧٦)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ مُبارَک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی مُسلمان وہ ہے جو نہ صِرف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچی پکی مَحبَّت کرتا ہو بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آل و اَصحاب سے مَحبَّت کو بھی اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھتا ہو۔ آیئے حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کے ساتھ ساتھ اُن کی مُبارَک صُورت اور حُلیے کا ذِکْر بھی سُنتے ہیں تا کہ ان کی مَحبَّت ہمارے دِلوں میں مزید پُختہ ہو۔

منقول ہے کہ حضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بلند قامت، گورے اور چھریرے (یعنی دُبلے پتلے) بدن کے آدمی تھے اور اپنی والدہ ماجِدہ کی بہترین تَربِیَت کی بدولت بچپن ہی سے نڈر، جَفَاکَش، بُلَند حوصلہ اور نہایت ہی اُولُوالْعَزْم اور بہادُر تھے۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھیں نیلی، شانے قدرے جُھکے ہوئے، بال خُوب گھنے، رُخْسار اور رِیْش مُبارَک ہلکی اور پتلی اور قامت اس قدر طَوِیل تھی کہ جب سُواری پر سُوار ہوتے تو پاؤں زمین پر لگ جاتے۔ (تاریخ الاسلام للامام الذھبی، ج۳، ص۴۹۸ از حضرتِ سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص۱۷) بال مَضْبُوط اور طَوِیْل تھے۔ چنانچہ

حضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن زُبَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مَیں بچپن میں اپنے والدِ گرامی حضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شانوں پر لٹکے ہوئے بال پکڑ کر کَمَر پر لٹک جایا کرتا۔ (عمدة القاری، کتاب الخمس، باب برکة الغازی فی ماله... الخ، ۱۰/۴۶۴ از سیرتِ حضرتِ سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص۱۷) اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بال آخر عمر تک بالکل سَفید نہ ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، رقم: ۳۲ الزُبَیْر بن العوّام، ج۳، ص۷۹، حضرتِ سیدنا زُبَیْر بن عوّام، ص۱۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کیسا سُنّتوں بھرا حُلْیَہ رکھتے تھے کہ مُبارَک داڑھی رکھنے کے ساتھ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنَّت کے مُطابِق زُلفیں بھی تھیں۔ جی ہاں! اتنی مِقْدار میں زُلفیں رکھنا کہ شانوں کو چُھونے لگیں یہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت کے عین مُوافق ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلَانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے 40 صفحات پر مشتمل رسالے "163 مَدَنی پھول" کے صفحہ 15 پر تحریر فرماتے ہیں: خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک زُلفیں کبھی نِصْف (یعنی آدھے) کان مُبارَک تک تو کبھی کان مُبارَک کی لَو تک اور بعض اَوْقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جُھوم جُھوم کر چُومنے لگتیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص۱۸، ۳۵، ۳۴) ہمیں چاہئے کہ موقع بہ موقع تینوں سُنّتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زُلفیں رکھیں۔ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زُلفیں بڑھانے والی سُنَّت کی اَدائیگی عُموماً نَفْس پر زِیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے، مگر زِندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سُنَّت ادا کر ہی لینی چاہئے، اَلبتہ یہ خیال رکھنا ضَروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی دَرازی (یعنی لَمبائی) خُوب نُمایاں ہو جاتی ہے، لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دِنوں غُسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مَرد کے لیے حرام ہے (تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص ۶۰۰) صَدْرُ الشریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مَوْلَانا مُفْتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے،** بعض

www.dawateislami.net

صوفی بننے والے لمبی لمبی لَٹیں بڑھالیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹّھے کرکے گُدّی کی طرف گانٹھ) بنالیتے ہیں، یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔ **تَصوُّف** بالوں کے بڑھانے اور رَنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہِشاتِ نَفْس کو مِٹانے کا نام ہے۔

(بہارِشریعت ج ۳ص ۵۸۷،از 163 مَدَنی پھول، ص ۱۶ ، ۱۵ بتغیّر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُرأت وبہادری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غَزْوۂ بَدْر، غزوۂ اُحُد سمیت تمام غَزَوات میں حصّہ لیا (معرفۃ الصحابۃ:۱/۱۲۰) جنگِ یَرمُوک میں بھی آپ پیش پیش تھے۔ (تاریخ دمشق:۱۸/۳۳۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ابتدا سے ہی انتہائی بہادُر اور دِلیر انسان تھے۔ منقول ہے کہ سب سے پہلے جس شَخْص نے حضور نبیِّ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی سَعادت پائی وہ حضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی خبر سنی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کردیا گیا ہے، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے حُضُور نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوگئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ”اے زُبَیْر! کیا ہوا؟“ عرض کی: ”یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کردیا گیا ہے۔“ راوی کہتے ہیں کہ ”سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھ کر حضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے دُعا فرمائی۔ (موسوعۃ لابن الدنیا،

www.dawateislami.net

کتاب اِصلاح المال، باب فضل المال، الحدیث:۹۷، ج۷، ص۴۲۴، بتغیر قلیل)

حواری کا لقب اور اس کی شہرت

حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان، نبیِّ ذِیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقَع پر اِرْشاد فرمایا: کون ہے کہ جو بَنِیْ قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے؟ تو حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ مَیں۔ پھر آپ گھوڑے پر سُوار ہو کر گئے اور بَنِیْ قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر لے کر آئے۔ منقول ہے کہ نبیِّ اَکْرَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ جملہ تین(3) بار اِرْشاد فرمایا اور حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تینوں بار ہی ''لَبَّیْك'' کہا۔ تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوارِی (یعنی جاں نثار دوست) ہوتا ہے اور میرے حَوارِی زُبَیْر ہیں۔ (تاریخ دمشق، ج۱۸، ص۳۶۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ لَقَب اتنا مشْہُور ہوا کہ ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے ایک شخص کو سُنا جو یہ کہہ رہا تھا: **اَنَا اِبْنُ حَوَارِیِّ رَسُوْلِ اللہِ**، یعنی میں جنابِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حَوارِی کا بیٹا ہوں تو حضرتِ عَبْدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اِرْشاد فرمایا: ایسا تب ہے جب تم زُبَیْر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے صاحِبزادے ہو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو تم نے جُھوٹ بولا ہے۔ (تاریخ دمشق، ۱۸/ ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیرت کی چند جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُجاعت و بہادری کے ساتھ ساتھ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہُت ہی عُمدہ اَخلاق کے مالک تھے۔ خوفِ خُدا سے سرشار، عشقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں گرِفتاراور سُنّتوں کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی مُتَّقِی اور پرہیز گار انسان تھے۔ آیئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیْرت کے چند گوشے سَمَاعَت کرتے ہیں تاکہ ہم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیْرت و کردار سے واقف ہو سکیں۔

امین اور دیانت دار

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمَانت میں دِیَانَت کے سبب لوگ بکثرت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی، سیِّدُنا مِقْدَاد، سیِّدُنا عَبْدُالرَّحْمٰن بن عَوْف اور سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود سمیت دیگر سات(7)جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دِیَانَت کے سبب انہیں اپنے بعد اپنے مال کا وَالِی مُقرّر کیا۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی دِیَانَت داری کے ساتھ ان کے مالوں کی حفاظت فرماتے اور ان کی اولاد پر اپنی کمائی سے خرچ کیا کرتے۔(تاریخ مدینہ دمشق، حَضْرتِ زُبَیْر بن عوّام، ج۱۸، ص۳۹۷)

دِین کا اہم ستون

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: اگر میں کوئی ترکہ چھوڑتا یا کسی کو کوئی ذِمّہ داری سِپُرد کرتا تو ضرور اس کے لیے زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو منتخب کرتا۔ اس لیے کہ وہ دِین کے سُتُونوں میں سے ایک اہم سُتُون ہیں۔(تاریخ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۶)

مال کی محبت سے بیزار

حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مال و دَوْلَت سے کوئی سروکار نہ رکھتے، جتنا بھی مال

www.dawateislami.net

آتا اسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کی فکر میں لگ جاتے، منقول ہے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہزار غُلام خَراج (زمین کا محصول / مالگزاری) لانے پر مَعْمُور تھے۔ اور اس خَراج میں سے کوئی بھی چیز آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں نہ لے جاتے بلکہ سب کچھ صَدَقہ فرمادیتے۔ (تاریخ دمشق، ج۱۸، ص۳۹۹)

ضرورت سے زیادہ مال و دَولت کا نہیں طالب

رہے بس آپ کی نَظرِ عِنَایَت یا رَسُوْلَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی جتنا ہوسکے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے میں حصہ لیں۔ یاد رکھیے! کہ راہِ خدا میں مال دیتے وقت مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اس میں اِضافہ ہی ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی یہی مَضْمُون مَوْجُود ہے چنانچہ

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ**۔ یعنی صَدَقَہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۸/۶۹، از صدقے کا انعام، ص۱۳) اور حدیثِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یقینِ کامل تھا۔ ایک بار حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: "اے ابُو عَبْدُ اللہ! آپ کو تو نقصان ہو گیا۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں، خُدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا، کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خُدا میں دے دیا ہے۔ (عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، ج۱۰، ص۴۶۴، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، ص۵۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری مغفرت ہو۔

www.dawateislami.net

تاج و تخت و حکومت مَت دے　　کثرتِ مال و دولت مَت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ　　یا اللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ”زُبَیْر“ کے پانچ(5) حُروف کی نسبت سے حَضْرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پانچ(5) فضائل سنتے ہیں:

﴿1﴾ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے زُبَیْر! یہ جِبْرِیل ہیں اور تمہیں سَلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قِیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گا، یہاں تک کہ جہنّم کی چنگاریوں کو تمہارے قریب نہ آنے دوں گا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۷۰ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۴۸)

﴿2﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”طلحہ اور زُبَیْر جنَّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۹۱)

﴿3﴾ اُمُّ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اِرشاد فرماتی ہیں: حَضْرتِ زُبَیْر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے مُتَعَلِّق قرآنِ پاک میں ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے باوُجود زخمی ہونے کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر ”لَبَّیْك“ کہا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ الزُبَیْر بن العوّام، ج ۱۸، ص ۳۵۸ از حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام، ص ۶۵)

﴿4﴾ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضْرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جہاں تک مجھے عِلْم ہے، حَضْرتِ زُبَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قوم میں سب سے

بہترین شخص ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن سے بہُت محبَّت تھی۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج ۲ ص ۵۳۹ از حضرتِ زبیر بن عوام، ص ۲۶)

﴿5﴾ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''**فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ**'' یعنی اے زُبَیر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، مناقب زُبَیْر بن العوّام، الحدیث: ۳۷۱۷، ج ۲ ص ۵۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جنّتی ہونے کی ضَمانت پانے کے باوُجود ساری زندگی رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصول میں بَسر کی، دِیْنِ اِسلام کی خاطر ایسی قُربانیاں دِیں جو تاقِیامت مُسلمانوں کے لیے نُمونہ ہیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تو اپنی جان ہی اسلام پر قُربان کردی اور شہادت کے عَظِیْمُ الشَّان مَرتبہ پر فائز ہوئے۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب جنگِ جُمل چھوڑ کر واپس جا رہے تھے، تو ۱۱ جُمادَی الاُخریٰ ۳۶ سِنہ ہجری ابنِ جُرمُوز نے تَعاقُب کر کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔ (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رجوع الزُبَیْر عن معرکۃ الجمل، الحدیث: ۵۶۲۸، ج ۴، ص ۴۴۵) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مَزار مُبارَک عِراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے، اس کا نام ہی ''مَدِیْنَۃُ الزُّبَیْر'' ہے۔ (یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِباع میں واقع ہے)

(حضرت سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عَوَّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کتنے بُلند مرتبہ اور جَلِیْلُ الْقَدْر صحابیٔ رسول تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی جان پر کھیل کر حضرتِ خُبَیْب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لاش کو تختۂ دار سے چُھڑا لائے۔ آپ سابِقِینِ اَوَّلین میں سے ہیں، جب اِسلام قبول کیا تو چچا نے بہت تکلیفیں دِیں، مگر آپ کے پایۂ استقلال میں فرق نہ آیا۔ آپ نے دو مرتبہ راہِ خُدا میں ہجرت کی نیز آپ دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت پانے والے "عشرۂ مبشرہ" میں سے ایک ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے "حَوارِی" کے لَقَب سے سرفراز فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی امانت و دیانت داری کی وجہ سے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آپ کو اپنے مال کا وَالِی مُقرَّر کیا تھا۔ آپ مال و دولت سے زیادہ سروکار نہ رکھتے، بلکہ اسے راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیا کرتے تھے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے فرمایا: "اے زُبَیْر! تم پر میرے ماں باپ قربان۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیْرَت سے ہمیں گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت ہونے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مَدَنی سوچ ملتی ہے اور یہی نہیں بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی کا گوشہ گوشہ ہمیں رِضائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول کی خاطِر جان و مال راہِ خدا میں قُربان کر دینے کی دَعْوَت دے رہا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ہم بھی اس عظیم ہستی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیّت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیْرَت پر عمل کرتے ہوئے دنیا کی اس مختصر سی زندگی میں نیکیوں کا ایک ایسا ذَخِیْرہ جمع کرنے کی کوشش کریں گے جو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کے لیے کام آسکے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اے کاش! ہم حضرتِ سَیِّدُنا زُبَیْر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیْرَت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنّت کی خوشخبری ملنے کے باوُجود ساری

www.dawateislami.net

زندگی نیکیاں کرتے رہے اور خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے رہے ، اے کاش! ہماری زندگی کا بھی ایک ایک لمحہ رِضَائے رَبُّ الْاَنَام کے حُصُول میں گزرے۔

کتاب کا تعارُف!

حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت سے مُتَعَلِّق مزید معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن عوّام'' کا مُطالعہ کیجئے ،اس رسالے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ سے مُتَعَلِّق معلومات مُستَنَد کتابوں کے حوالہ جات کے ساتھ مَوجُود ہیں۔اس کے علاوہ دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''صحابۂ کرام کا عشقِ رسول'' بھی پڑھ لیجئے ،اس کتاب میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا طریقہ ، آپ کی بارگاہ کا اَدب ، نیز فرامینِ مُصْطَفٰے کی بجا آوری میں پیش قدمی اور جانثاری کی حسین و دِلکش اَدائیں بھی بیان کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے اوران کے طریقے پر چلنے کیلئے ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلوں کے مُسافر بن کر خود بھی سُنّتوں کے عامل بن جائیے اور پوری دنیا میں سُنّتِ مُصْطَفٰے کا ڈنکا بجا دیجئے۔

شیخِ طریقت ،اَمیرِ اہلسنّت ، بانیِ دعوتِ اسلامی ، حَضْرتِ علّامہ مَوْلَانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نصیحت کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرماتے ہیں:

مختصر سی زندگی ہے بھائیو! نیکیاں کیجے ، نہ غفلت کیجیے
گر رِضائے مُصْطَفٰے درکار ہے سُنّتوں کی خوب خدمت کیجیے

(وسائلِ بخشش ، ص۵۰۹)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

63 دن کا مدنی تربیتی کورس:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قُرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے تحت مُبلِّغین، مُعلِّمِین، مُحِبِّین و وابستگان کی مدنی تربیّت کے لیے مختلف کورسز کا اِہتِمام بھی کیا جاتا ہے۔اور اِنھی کورسز میں سے ایک کورس "**63 دن کا مدنی تربیتی کورس**" بھی ہے۔ اس کورس کی اِفادِیت و اَہمیَّت کے مُتعَلِّق شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حَضْرتِ علّامہ مَوْلَانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنّت، جلد اوّل صفحہ 510 پر فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیّتی کورس آخرت کے لیے اِس قَدَر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اُس کی تفصِیلَات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دِیْن کا دَرْد رکھنے والا ہر مُسلمان یہ حَسْرت کریگا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیّتی کورس کرنے کی سَعَادت حاصِل ہو جائے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیّتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔

اِس میں بعض وہ عُلُوم حاصِل ہوتے ہیں، جن کا سیکھنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے علاوہ اس تربیتی کورس میں وُضُو و غُسْل کے علاوہ نماز کا عَمَلی طَرِیقہ سکھایا جاتا، غُسْلِ مَیِّت، تَجہِیز و تَکْفِین، نمازِ جَنازہ و نمازِ عید کی تَرْبِیَت ہوتی ہے۔ مَدَنی قاعدے کے ذَرِیعے دُرُست مَخَارِج کے ساتھ قُرآنی حُرُوف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے اور قرآنِ کریم کی آخِری 20 سورَتیں زبانی حِفظ اور سُوْرَۃُ الْمُلْك کی مَشْق کروائی جاتی ہے۔ تربیتی کورس میں اَخلاقی تَرْبِیَت کے حوالے سے سچّائی، نرمی، صَبْر،

www.dawateislami.net

عاجزی، عفو و درگزر گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے مختلف طریقے بھی سِکھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ درس وبیان، عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور بِالْخُصُوص دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی کام کی جان یعنی "اِنفِرادی کوشِش" کا انداز بتایا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تربیتی کورس کی بَرَکت سے کئی بِگڑے ہوئے افراد نمازی اور اچھّے مُسلمان بن کر رُخصت ہوتے اور مُعاشَرے میں عزّت کا مَقام پاتے ہیں۔ لٰہذا آپ سے مَدَنی اِلْتِجا ہے کہ جب بھی موقع ملے۔ تربیتی کورس کے ذَرِیعے علمِ دین کی خُوب خُوب بَرَکتیں سمیٹنے کی کوشش کیجئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کے کاموں میں ترقّی کے لیے ذَیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے۔ ذَیلی حلقے کے ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ چوک درس میں بالخصوص بازار، مارکیٹ، دفاتر وغیرہ میں مَوْجُود اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کے تو بے شُمار فضائل ہیں، کسی کو ایک بات بھی ایسی بتانا کہ جس سے سُنَّت قائم کرنے یا بَدمذہبی خَتْم کرنے میں مدد ملے، اس کے لیے تو جَنَّت ملنے کی بِشارت بھی مَوْجُود ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد

مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے رَحْمَتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشَاد فرمایا: بازار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے والے کے لیے ہر بال کے بدلے قِیَامَت میں نُور ہو گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۱۲ حدیث ۵۶۷) یاد رہے! تِلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مُناجات و دُعا، دُرُود و سلام، نعت، مسجد درس، چوک درس، سُنّتوں بھرا بیان وغیرہ سب "ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ" میں شامل ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ چوک درس دینے کی ترکیب بنائیے۔ آیئے! ترغیب کے لیے چوک درس کی ایک مَدَنی بہار بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچِہ،

رانا بد معاش:

صوبہ اُترانچل (ہِند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی نے جو کچھ لکھ کر دیا وہ بتَصَرُّف پیشِ خدمت ہے: میں بُری صحبت کے باعث کم و بیش 14 سال کی عمر ہی سے جَرَائم کے دلدل میں پھنس چکا تھا۔ شراب پینا اور آوارہ گردِی کرنا میرا محبوب مَشْغَلَہ تھا۔ پھر میں نے بد مَعاشی شُرُوع کر دی۔ لوگوں سے بے وجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادَت میں شامل ہو گیا، یہاں تک کہ میں "رانا بد مَعاش" کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں ضَرور چھوٹا تھا، مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے دَر پے وار کرنا شروع کر دیتا تھا۔ ہر طَرَف میری دَھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہو چکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتُوت دن بَدن بڑھتے جا رہے تھے۔ ایک دن گلی کے نکڑ پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک درس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اُس پر فَیضَانِ سُنّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ ملاقات کی اور اِنفِرادی کوشش

کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، فَیضانِ سُنّت کے درس نے میرے اندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کے لیے دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے ”جنک پور“ پہنچا اور مزید تین (3) دن کے لیے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ”جگن ناتھ پور“ جانے والے مَدَنی قافِلے کے ساتھ سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک درس اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سَعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابِقہ گُناہوں سے تَوبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نیّت کر لی۔ دُعا فرمایئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے استِقامت عِنَایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی انقِلاب سے بے انتہا خوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کے لیے خوب دعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سَمیت میرے گھر والوں نے سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۲۱)

جذبہ گو سرد ہو، قافلے میں چلو　　تم جواں مرد ہو، قافلے میں چلو

بخت کُھل جائیں گے، قافلے میں چلو　　جُرم دھل جائیں گے، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے

میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا[3]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرْد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حَرام** ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀ **لوہے** کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❀ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۹۷) ❀ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ ❀ حُروفِ مُقَطَّعَات (مُ۔قَط۔طَ۔عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعَات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصَافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔ ❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز

---

[3] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

ہے۔ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۴۱) ❀ عِیْدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

www.dawateislami.net

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(4)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(5)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(6)

---

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

5 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

6 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[7]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[8]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[9]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[7] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[8] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[9] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net